اداریہ:

اسلامی انقلاب اور امام خمینیؒ

اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے ملک گیر عام چناؤ کے بعد ایک نو تشکیل شدہ پارلیمان کے افتتاحی اجلاس سے اپنے خطاب کے دوران ارشاد فرمایا تھا:

"امام خمینی کے نام کے بغیر اس انقلاب کی دنیا کے کسی گوشہ میں کوئی شناخت نہیں ہے۔"

اس کے ساتھ ہی ساتھ اگر یہ سوال کیا جائے کہ دوسری صدی کے نصف آخر میں غیر معمولی اسلام دشمن ماحول میں اسلام اور ملت اسلامیہ کی حفاظت اور دین مبین اسلام کی تبلیغ واشاعت کا کارنامہ کس نے انجام دیا؟ ظالم سے نفرت وبیزاری اور مظلوم کی بھرپور حمایت کا شعور کس نے دیا؟ دوست ودشمن کی شناخت کا سلیقہ کس نے سکھایا؟ عالم اور عالم نما افراد اور امریکی اسلام وخالص اسلام محمدی کے درمیان پہچان کی مہارت کس نے دی؟ صرف اتحاد بین المسلمین ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام مظلوموں اور کمزور و پسماندہ لوگوں کو باہمی اتحاد کا پیغام کس نے دیا؟ خواتین سے اپنی حیثیت عرفی کی حفاظت کا مطالبہ کس نے کیا؟ عصر حاضر میں ایران کی مسلمان خواتین کو حجاب کی عظمت وفضیلت کی طرف کس نے متوجہ کیا؟ آزادی وفشاگری کے اسرار ورموز سے لوگوں کو کس نے باخبر کیا؟ اسلامی اور مغربی اخلاقی قدروں اور معیاروں کے درمیان موجود بنیادی فرق کو دنیا والوں کے سامنے کس نے واضح کیا؟ دنیا میں پہلی بار قرآن اور سنت کی بنیاد پر اسلامی جمہوری حکومت کی تشکیل کا کارنامہ کس نے انجام دیا؟ دنیا میں پہلی بار اسلامی جمہوری حکومت کی تشکیل کس نے کی؟ دو بھیڑیا صفت بڑی طاقتوں کے درمیان بٹی ہوئی دنیا میں "لاشرقیہ، لاغربیہ، جمہوریہ اسلامیہ" کا نعرہ کس نے بلند کیا؟ دونوں بڑی طاقتوں کی خفیہ واعلانیہ حمایت کے ساتھ ایران پر مسلط کردہ جنگ کے دوران غیر معمولی

ثابت قدمی سے کام لیتے ہوئے جنگ کو ملت ایران کے لئے نعمت ثابت کس نے قرار دیا؟ تہران میں واقع امریکی جاسوسی کے اڈہ پر قبضہ اور جاسوسوں کو یرغمال بنانے کی تحریک کو انقلاب دوم کے نام سے کس نے تعبیر کیا؟ دنیا کی دوسری بڑی طاقت کے سربراہ جناب میخائل گوربا چف کو لازمی مطالعہ وتحقیق کے بعد اسلام قبول کرنے کی دعوت کس نے دی؟ دنیا میں تحریک اشتراکیت کی نابودی کی پیشین گوئی سب سے پہلے کس نے کی؟ استقلال و آزادی اور انسانی ونسوانی حقوق کی حمایت میں جھوٹے اور کھوکھلے نعرے بلند کرنے والی سامراجی طاقتوں کے چہرے پر پڑی ہوئی مصلحت اندیشی کی نقاب کس نے الٹ دی؟ عالمی سامراج کے زرخرید غلام سلمان رشدی کی اہانت آمیز اسلام دشمن حرکت پر پوری اسلامی دنیا خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی اور ہر طرف موت جیسی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ایسے ماحول میں رشدی کے خلاف موت کا فتویٰ صادر کرتے ہوئے اسے زندہ درگور کس نے بنادیا؟ دنیا میں پہلی بار سامراجی ثقافتی حملات کا احساس کس نے کیا؟

ظاہر ہے کہ اس قسم کے سوالوں کا جواب ایک ہی ہے کہ یہ امام خمینیؒ کا کارنامہ ہے کہ انہوں نے بیسویں صدی کا نصف سے زیادہ حصہ اپنی سامراج دشمن انقلابی سرگرمیوں میں بسر کیا اور اپنے جد بزرگوار حسینؑ مظلوم کی پیروی کرتے ہوئے واقعہ کربلا کا عملی رنگ وروپ اس مادیت زدہ دنیا کے سامنے ایسے انداز میں پیش کردیا کہ ایران کا ہر نوجوان حضرت قاسم اور حضرت علی اکبر کی طرح شہادت کا متوالا ہوگیا اور عالمی فضا پر خمینیؒ کی یہ آواز سایہ فگن ہوگئی کہ ''ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ اسی محرم کی دین اور حسین مظلوم کا عطیہ ہے۔'' اور اس دعوے کی دلیل دنیا کے تازہ اور مہلک ترین اسلحوں سے مسلح ایرانی شاہی حکومت کی ظالمانہ راہ وروش کے مقابلے میں خالی ہاتھ ایرانی مجاہدوں کی وہ عظیم الشان کامیابی ہے جس نے عالمی سیاسی محاسبات کی بساط الٹ دی۔ خمینیؒ حسینیہ جماران میں نہایت اطمینان قلب کے ساتھ یاد الٰہی میں بوریہ نشینی کی زندگی بسر کرتے رہے اور عالیشان محلوں میں زندگی بسر کرنے والوں کی

نیندیں حرام ہوگئیں اور انھیں شرمناک شکست سے بھی ہم کنار ہونا پڑا۔ وہ بار بار لوگوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ مرد مسلمان کی عظمت و بزرگی اور پیشرفت و ترقی کا معیار مادی دنیا کی زرق برق نہیں بلکہ رضا و خوشنودی پروردگار ہے۔

شاید یہی وہ حقائق ہیں جن کو نگاہ میں رکھتے ہوئے امام خمینی قدم بہ قدم اسلامی انقلاب کو انحراف و بے راہ روی سے بچاتے رہے اور انقلابی سرگرمیوں کے دوران الٰہی نمونوں کی پیروی کی دعوت دیتے رہے اور اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد انہوں نے ملک میں اسلامی جمہوری حکومت کی بنیاد رکھی اور حکومت کو ایسے آئین و قوانین کا پیرو قرار دیا جس کی اساس قرآنی تعلیمات اور پیغمبرؐ کے اہلبیت اطہار کی سیرت ہے جس کی روشنی میں حاکمیت مطلقہ پروردگار عالم کے ہاتھوں میں ہے۔ پارلیامنٹ کو قانون سازی کا حق حاصل نہیں ہے بلکہ عوام کے ذریعہ منتخب کئے گئے اراکین پارلیامنٹ عصری مسائل و معاملات کو طے کرنے کے لئے باہمی مشورہ کے ذریعہ اتفاق رائے حاصل کرسکتے ہیں لیکن متفقہ فیصلے کا شریعت کا تابع ہونا لازمی ہے اور اسی طرح جمہوری حکومت میں سرکاری ادارہ ہو یا ذاتی دفتر و کمپنی، گھریلو امور ہوں یا قومی و عالمی معاملات و مسائل ہر شعبۂ حیات یا زندگی کے ہر مرحلہ میں انسان کو وہی کام انجام دینا ہے جس کے ذریعہ اسے خداوند عالم کی رضا و خوشنودی حاصل ہوسکے۔

جی ہاں! امام خمینیؒ نے اپنی انقلابی سرگرمیوں کے دوران اپنے ارشادات و احکامات کے ذریعہ الٰہی قدروں کے احیاء کی کوشش کی جس کے بموجب ہر اعلیٰ افسر اپنے سے کمتر درجے کے لوگوں کو حکم صادر کرتے وقت خوشنودی خدا کے تصور کو ذہن سے محو نہیں ہونے دیتا اور کم رتبہ افسر و ملازمین اپنے امیر یا مدیر جماعت کی پیروی میں خوشنودی پروردگار کی جھلک محسوس کرتے ہیں اور دونوں کو اس حقیقت کا بخوبی اندازہ ہے کہ ان کا خدا انہیں دیکھ رہا ہے۔

جی ہاں! خمینیؒ نے ملت اسلامیہ عالم کو اسی راہ کی نشاندہی کی ہے اور یہی ''راہ اسلام'' ہے جس میں ہر دوستی و دشمنی کا معیار خداوند عالم کی رضا و خوشنودی ہے۔ والسلام